حکومت جموّں وکشمیر

جموّں وکشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عزت مآب گورنر

جناب این این وہرہ

کا

خطاب

ویروار مورخہ 23 فروری 2012ء

عزّت مآب سپیکر قانون ساز اسمبلی،

عزّت مآب چیئر مین قانون ساز کونسل

اور

عزّت مآب اراکینِ ریاستی قانون سازیہ۔

1 - میں بجٹ اجلاس کے آغاز پر ریاستی قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

2 - اِس سال جنوری میں حکومت نے اپنی معیادِ مقررہ کا نصف حصہ مکمل کرلیا۔ یہ سنگِ میل جسقدر گذشتہ کامیابیوں کی عکاسی کے لئے برمحل ہے اُتنا ہی حکومت کے مقرر کردہ اہداف کی موثر حصولیابیوں کے لئے منصوبہ سازی کا ہے۔

3 - میری حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے وقت ریاست کے وسائل کی مساوی تقسیم پر مبنی ایک جامع سماج اور جامع معیشت کا واضح تصّور ترتیب دیا۔ تب سے حکومت اِس تصّور کو حقیقی جامہ پہنانے کے لئے منہمک ہے۔

4 - میری حکومت کی یہ مسلسل ترجیح رہی ہے کہ لوکل سیلف گورننگ اداروں کو با اختیار بنا کر اِنتظامیہ کو عوام کے قریب تر لایا جائے۔ 79 فیصد رائے دہندگان کی تعداد کے ساتھ 143 رورل ڈیولپمنٹ بلاکوں کا اِحاطہ کر کے 4128 سرپنچوں اور 29707 پنچوں کا انتخاب باعثِ طمانیت ہے۔ اِس سے حکومت کے اس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ ریاست کے عوام مسلسل تشدد کی وجہ سے بہت سارے جانی اور مالی نقصانات جھیلنے کے بعد جمہوری طریقے سے ترقی کے خواہاں ہیں۔

5 - اپنے قول کی پاسداری کرتے ہوئے حکومت نے پنچایتی راج اِداروں کی فعالیت اور اُن کو وسائل کی منتقلی کے عمل کی ابتداء کی ہے۔ ریاست میں مکمل سہ سطحی پنچایتی راج نظام قائم کرنے کے لئے بلاک ڈیولپمنٹ کونسلوں کے اِنتخابات کروانے کی ابتداء کی گئی ہے جس کے بعد ضلعی منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈوں کے اِنتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔

6 - بلدیاتی اداروں (ULBs) کے انتخابات میری حکومت کی اگلی اہم ترجیح ہے جن کا اِنعقاد اپریل 2012ء تک کئے جانے کا ہدف ہے جس کی بدولت ریاست بھر میں دیہی اور شہری سیلف گورننگ اداروں کے قیام کا عمل پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

7 - میری حکومت صاف اور شفاف اِنتظامیہ کی وعدہ بند ہے۔ حقِ معلومات کے قانون (RIGHT TO INFORMATION ACT) کا نِفاذ اِس تصوّر کا ایک

حصہ تھا۔ سٹیٹ اِنفارمیشن کمیشن کو چیف اِنفارمیشن کمشنر اور دو اِنفارمیشن کمشنروں کی تعیناتی کے بعد پوری طرح فعال بنایا گیا ہے۔

8 - ریاستی احتساب کمیشن ایکٹ میں ترمیم کرکے اِس کا دائرہ عمل عزّت مآب وزراء اور عزّت مآب اراکین قانون سازیہ تک محدود کردیا گیا ہے۔ اِس کے چیئر مین اور ایک رُکن کی تعیناتی کے بعد کمیشن فعال بن گیا ہے۔ ریاستی ویجی لینس کمیشن ایکٹ میں مطلوبہ ترامیم کے بعد چیف ویجی لینس کمشنر اور دو ویجی لینس کمشنروں کی تقرری کا عمل بھی شروع کیا گیا ہے۔

9 - اِنصاف کی فراہمی کے نظام کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے میری حکومت نے مختلف عدالتوں میں فوری سماعت اور بروقت اور بامعنی اِنصاف فراہم کرنے کے اقدامات کا آغاز کیا ہے۔ اِس پہل کے حصے کے طور پر 2011ء کے دوران 245 لوک عدالتوں کا اِنعقاد ہوا جن کے ذریعے 8665 معاملات نپٹائے گئے۔ NATIONAL LITIGATION POLICY کی طرز پر STATE LITIGATION POLICY مشتہر کی گئی تاکہ جن معاملات میں ریاستی حکومت یا اس کے ذیلی ادارے فریقین ہیں ان میں ایک موثر اور منضبط طریقہ کار اپنایا جائے۔

10 - عوامی خدمات کی برمحل اور موثر فراہمی کے حصول کے لئے انتظامی طریقہ کار کی اصلاح پر میری حکومت نے خاص توجہ مرکوز کی ہے۔ جموں وکشمیر عوامی خدمات ضمانت ایکٹ J&K PUBLIC SERVICES GUARANTEE ACT,2011 لاگو کرنے کے بعد چھ محکموں سے منسلک 45 مختلف خدمات مشتہر کی گئیں ہیں

تا کہ عوام کو مقررہ مدت کے اندر اندر اِن کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

11- جن چھ محکموں کو فی الوقت مقررہ مدت کے اندر اندر خدمات فراہم کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے اِن میں مال اور ٹرانسپورٹ محکموں نے اگست 2011 سے دسمبر 2011ء تک پانچ مہینوں کے دوران بالترتیب 2.03 لاکھ اور 1.19 لاکھ معاملات کی نسبت مقررہ اوقات کے اندر خدمات فراہم کی ہیں۔ محکمہ مکانات وشہری ترقی اور محکمہ پاور ڈیولپمنٹ نے بھی تقریباً 20000 اور 17000 عرضیوں میں سے بالترتیب 18000 اور 14000 سے زائد معاملات میں ضمانتی خدمات فراہم کی ہیں۔ اِس قانون کی عملی سطح پر غیر معمولی کامیابی کے پیشِ نظر میری حکومت اور کئی خدمات کو اِس ایکٹ کے دائرے میں لانے، دفتری معاملات میں مستعدی اور عام لوگوں کے لئے عوامی خدمات کی فراہمی کو موثر بنانے کی بھی وعدہ بند ہے۔

12- دہشت گردی اور اِنسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ضمن میں ZERO TOLERANCE کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے میری حکومت اندرونی سلامتی کے شعبے میں انتہائی چوکسی برقرار رکھے گی۔ یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ 2011ء کے موسم گرما کے دوران اَمن اور سلامتی کے قیام کی بدولت سیاحوں کی ایک ریکارڈ تعداد وادی کی سیاحت پر آئی۔ شری امرناتھ جی یاترا اور شری ماتا ویشنو دیوی جی یاترا نے بھی اب تک کی سب سے زیادہ تعداد کا ریکارڈ قائم کیا، جو بالترتیب 6.3 لاکھ اور 100 لاکھ ہے۔

13 - گزشتہ برس وادی بھر میں تعلیمی اداروں نے معمول کے مطابق اپنی سرگرمیاں انجام دیں اور کئی Youth Exchange Programme اور کھیل سرگرمیوں کا انعقاد ہوا۔ تجارت اور بیوپار میں بھی ،جس نے گزشتہ برسوں کی افراتفری کے باعث شدید نقصان اُٹھایا تھا ، بہتری کی علامتیں دکھائی دیں۔ جوں جوں سلامتی صورتحال بہتر ہوتی گئی، حکومت نے حفاظتی فورسز کی عیاں موجودگی کو، خاص طور سے شہری علاقوں میں، کم کرنے کے اقدامات کیئے۔ شہر سرینگر سے سی آر پی ایف کی 3 بٹالینوں کی خدمات واپس لی گئیں۔ شہر سے حفاظتی بنکروں کی ایک خاصی تعداد ہٹائی گئی اور 52 عمارتیں حفاظتی دستوں سے خالی کرا کے معمول کے اِستعمال کے لئے بہم کر دی گئیں۔

14- مستحکم مالی حالت ریاست میں ترقیاتی سرگرمیوں کے وسیع سلسلے کے لئے بنیاد فراہم کرتی ہے۔ مگر وسائل کی فراہمی اور اخراجات کو محدود کئے بنا عوامی خدمات کے لئے سرمایہ کاری کو بہتر بنانا ممکن نہیں ۔ موخر الذکر میں اکاونٹنگ کا معیار بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران میری حکومت نے متواتر اور ساختیاتی اصلاحات عمل میں لائے جن کی بدولت وصولیابیوں اور اخراجاتی کنٹرول میں بامعنی پیش رفت ہوئی ہے۔ اِن اصلاحات کو حکومتِ ہند اور منصوبہ ساز کمیشن نے سراہا ہے اور حساب کتاب کی دیکھ ریکھ کے معیار میں بہتری کو کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف اِنڈیا نے بھی تسلیم کیا ہے۔

15- یہ امر تسلیم کرتے ہوئے کہ سرکاری ملازمین ترقیاتی عمل میں اہم ساجھے دار (STAKEHOLDERS) ہیں، میری حکومت نے 4200 کروڑ

روپے کے مالی بوجھ کے باوجود ریاستی سرکاری ملازمین کو بیس (20) فیصد کی پانچ سالانہ قسطوں میں نظرثانی شدہ تنخواہ بقایاجات کی مکمل ادائیگی کا اعلان کیا۔ توقع ہے کہ ملازمین اپنے فرائضِ منصبی لگن اور دیانت داری سے انجام دینگے اور ریاستی عوام کو مؤثر خدمات کی فراہمی یقینی بنائیں گے۔

16- میری حکومت نے بھارت کے منصوبہ ساز کمیشن سے رواں مالی سال کے لئے اب تک کا سب سے زیادہ 6600 کروڑ روپے کا سالانہ منصوبہ حاصل کیا۔ اِس منصوبے میں وزیراعظم تعمیرِ نو منصوبے (PMRP) کے تحت 1200 کروڑ روپے کی زائد رقم کا اضافہ کیا گیا۔ ریاستی منصوبے میں معقول COUNTERPART FUNDING PROVISIONS کی بدولت حکومت مرکزی زیرِ کفالت سکیموں کا بڑے پیمانے پر استفادہ کر سکے گی۔ خصوصی ٹاسک فورس کی سفارشات پر جموں اور لداخ خطوں میں ترقیاتی کمیوں کو پورا کرنے کے لئے یک وقتی خصوصی گرانٹ کے طور پر ریاستی منصوبے سے 250 کروڑ روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ ریاست کی خصوصی ترقیاتی ضروریات کی حساسیت کو تسلیم کرنے کے لئے ہم مرکزی حکومت خصوصاً عزت مآب وزیراعظم اور یو پی اے کی عزت مآب چیئرپرسن کے ممنون ہیں۔

17- بھارت نرمان، وزیراعظم تعمیرِ نو منصوبہ (PMRP) اور دیگر پروگراموں کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے فراخدلانہ رقومات کی فراہمی

کی بدولت ریاستی حکومت نے اپنے نفاذ اور نگرانی کے طریقۂ کار کو مستحکم بنایا ہے تاکہ مختلف پروگراموں کے تحت فوائد مقررہ معیاد کے اندر بہرصورت لازمی طور لوگوں تک پہنچ پائیں۔ایک فریقِ سوم نگرانی نظام بھی قائم کیا گیا ہے اور 389 بڑے پروجیکٹ اب تک اِس نظام کے تحت جانچے جا رہے ہیں۔ CHIEF MINISTER'S MONITORING CELL بھی مختلف محکموں کی سکیموں اور پروگراموں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے رہی ہے۔

18 - میری حکومت زرعی شعبے کو تقویت دینے کی وعدہ بند ہے۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران طلب ورسد کی تفاوت درُست کرنے اور بیج بدلنے کی شرح کو بہتر بنانے کے لئے سرمایہ کی فراہمی میں کافی اضافہ کیا گیا ہے۔اِس اقدام سے پہلے ہی قابلِ ذکر فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

19- حکومت نے ریاست میں میوہ اور سبزی اُگانے والوں کے مفادات کو فروغ دینے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔باغبانی کے فروغ کی خاطر ہماری اِن کوششوں کے اعتراف میں ریاست جموں وکشمیر کو سال 2011ء کے لئے قومی سطح پر AGRICULTURE LEADERSHIP AWARD سے نوازا گیا۔ 12 کروڑ روپے کی لاگت سے سرینگر اور جموں کے لئے ایک VEGETABLE INITIATIVE شروع کیا گیا ہے تاکہ کسانوں کے گروپوں کو منظّم طریقے سے سبزی کی پیداوار، مارکیٹنگ اور پراسیسنگ کے لئے END-TO-END LINKAGE فراہم کیا جائے۔زرعی پھیلاؤ اور توسیع کو پنچایتی سطح پر پہنچانے کی خاطر 2642 رہبرِ زراعت کی خدمات کو مرحلہ وار طریقے سے باقاعدہ بنایا جارہا ہے۔

20- ہمارا اِرادہ ہے کہ عنقریب ایک نئی زرعی پالیسی مرتب کرکے زرعی شعبے پر مزید توجہ مرکوز کی جائے اور کثیر شعبہ جاتی اقدامات کے ذریعے ایک طویل مدتی لائحہ عمل کی بنیاد ڈالی جائے تاکہ ماحولیاتی لحاظ سے موافق اور بھروسہ مند اور اقتصادی طور قابلِ عمل زرعی بڑھوتری عمل میں آئے۔ یہ پالیسی موجودہ زرعی اجناس پر مبنی کھیتی باڑی سے ہٹ کر زراعت کے زیادہ نفع بخش شعبوں پر زور دے گی جس کا تعلق نقل وحمل کے طور طریقوں، پراسیسنگ اور منظّم پرچون کاروبار سے ہوگا جو ایک مربوط زرعی نظام کا حصہ ہوں گے۔

21- دیہات میں رہنے والے لوگوں کے سماجی اور معاشی رُتبے میں بہتری کے تعلق سے افزائشِ حیوانات ایک اہم شعبہ ہے۔ چنانچہ خطِ افلاس کے نیچے گذر بسر کرنے والے 10832 کنبوں کو RURAL BACKYARD POULTRY DEVELOPMENT SCHEME کے تحت لگ بھگ 3 لاکھ 8 ہزار اعلیٰ نسل کے چوزے مُفت فراہم کئے گئے ہیں۔ شعبہ افزائشِ حیوانات کے بنیادی ڈھانچے کو مستحکم کرنے کے لئے 2 کروڑ 60 لاکھ روپے کی لاگت سے زینہ کوٹ (سری نگر) میں 21 لیٹر فی گھنٹہ صلاحیت کا ایک LIQUID NITROGEN PLANT قایم کیا گیا ہے۔ رنبیر باغ گاندربل میں موجود FROZEN SEMEN LABORATORY ملک کی پانچویں ایسی مادۂ تولید لیبارٹری بن گئی ہے جس کو ISO 9001:2008 اور CODEX HACCP- 2003 کا تصدیق نامہ ملا ہے۔ اس لیبارٹری کو منجمد مادۂ تولید فراہم کرنے کی مانگ بیرون ریاست سے بھی آرہی ہے۔

22-   محکمہ ماہی پالن کے مچھلی فارموں کا درجہ بڑھانے اور ان کی جدید کاری سے 19.70 ہزار ٹن مچھلی اب تک کی سب سے زیادہ پیداوار ہے۔ ٹراوٹ مچھلی پیداوار گذشتہ سال کے 165 ٹن کے مقابلے میں 195 ٹن تک پہنچ گئی۔ راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا کے تحت ریاست کے تینوں خطوں میں ٹراوٹ فارمنگ کی نجکاری کو بڑے پیمانے پر ہاتھ میں لیا گیا ہے۔ عنقریب، مانسبل کے نیشنل سیڈ فش فارم میں 8.78 کروڑ کی سرمایہ کاری سے ایک سے دو ٹن فی گھنٹہ کی صلاحیت والی ٹراوٹ فیڈ مل کو چالو کیا جائے گا۔ یہ سہولت نجی شعبے میں 3000 اکائیوں کی ٹراوٹ فیڈ کی ضروریات کو پورا کرے گی۔

23-   میری حکومت ریاست میں امداد باہمی تحریک کے احیائے نو کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کی وعدہ بند ہے جس میں نئے شعبہ جات خاص طور سے گلبانی اور فوڈ پراسیسنگ شامل ہوں گے۔ نیشنل کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے سرمائے سے جموں اور کشمیر دونوں ڈویژنوں میں ایک ایک INTEGRATED COOPERATIVE DEVELOPMENT PROJECT دردست لیا گیا ہے۔ راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا کے تحت سوپور (بارہ مولہ) اور اسر (ڈوڈہ) میں ہزار ہزار میٹرک ٹن صلاحیت کے دو پروجیکٹ تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔

24-   حکومت سماج کے کمزور طبقوں جن میں عمر رسیدہ اشخاص، بیوائیں، یتیم اور دیگر خصوصی گروپ شامل ہیں، کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف اقدامات اُٹھاتی رہی

ہے۔تقریباً 3.5 لاکھ عمر رسیدہ اشخاص کو جن میں مفلس خواتین اور جسمانی طور ناخیز افراد شامل ہیں مجموعی طور 40.88 کروڑ روپے کی ماہانہ پینشن فراہم کی گئی ہے خطِ افلاس سے نیچے گذر بسر کرنے والے عمر رسیدہ اشخاص، بیواؤں اور جسمانی طور ناخیز افراد کو ماہانہ پنشن کی ادائیگی کے لئے نیشنل سوشل اسسٹنس پروگرام (NSAP) کے تحت 42.58 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

25- 28487 آنگن واڑی مراکز کے ذریعہ ،جو اَب پوری طرح فعال ہیں، میری حکومت حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کے بشمول بچوں اور خواتین کی مکمل نگہداشت کی پابند ہے۔اِن مراکز کے ذریعے 6 سال تک کی عمر کے بچوں ،حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں اور نوجوان لڑکیوں پر مشتمل تقریباً 9 لاکھ افراد کو اضافی مقوی غذائیں فراہم کی گئی ہیں۔

26 - سماج کے 1.82 لاکھ کم مراعات یافتہ طلبا ، بشمول درجِ فہرست ذاتوں کے 78000 اور درجِ فہرست قبائل کے 11000 طلبا کو قبل از اور بعد از میٹرک کے وظائف فراہم کئے جا رہے ہیں تا کہ وہ پڑھائی جاری رکھ سکیں۔اِن طبقوں کی خصوصی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گوجر اور بکروال لڑکوں کے 13 اور لڑکیوں کے 3 ہوسٹل جن میں 275 لڑکیوں کے بشمول 1425 طلبا کے رہنے کی گنجائش ہے، کے لئے رقومات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ریاست میں آر ایس پورہ (جموں) اور بٹہ پورہ (ہارون سری نگر) میں نظر انداز اور

قصوروار کم سِنوں کے لئے دو JUVENILE/OBSERVATION HOMES قائم کیئے گیئے ہیں۔

27 - کشمیری مائیگرنٹوں کو زندگی کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کی خاطر میری حکومت نے ، حکومتِ ہند کی مالی معاونت سے نگروٹہ کے قریب ، 4224 دو کمرے والے اپارٹمنٹوں پر مشتمل ، جگٹی ٹاؤن شِپ کو ترقی دی ہے۔ اِس کالونی میں سڑکیں ، پانی ، بجلی ، نکاس ، پارکیں ، تین کیمونٹی ہال ، دو سکول اور ایک طبی مرکز موجود ہے۔ پہلے ہی تیار شُدہ 3504 رہائشی اِکائیوں میں سے 3259 الاٹ کی جا چکی ہیں۔ باقیماندہ رہائشی اکائیوں کی تعمیر رواں سال میں مکمل کی جائے گی۔

28 - میری حکومت ، کشمیری مائیگرنٹوں کی وادی میں واپسی کے لئے وعدہ بند ہے۔ وادی میں اُن کی واپسی اور باز آبادکاری کے ایک اہم اقدام کے طور پر وادی میں مختلف محکمہ جات میں وزیرِ اعظم کے روزگار پیکیج کے تحت 3000 اضافی اسامیاں وجود میں لائی گئیں۔ باضابطہ اِنتخاب کے بعد 1922 اُمیدواروں کے حق میں تعیناتی کے احکامات صادر کیئے گیئے ہیں جن میں سے 1431 اُمیدواروں نے پہلے ہی وادی کے مختلف علاقوں میں اپنے عہدے سنبھال لئے ہیں۔

29 - میری حکومت غریب عوام کے مفاد میں ایک مؤثر عوامی تقسیم کاری نظام مُرتب کرنے کی مکمل طور وعدہ بند ہے۔ فی الوقت مرکزی حکومت ریاست میں 18.02 لاکھ کنبوں میں تقسیم کے لئے راشن نظام کے تحت ماہانہ

63067 میٹرک ٹن غذائی اجناس فراہم کر رہی ہے۔ شفافیت کو یقینی نیز FAIR PRICE SHOPS اور راشن ڈیپوؤں تک عام لوگوں کی رسائی کو آسان بنانے کے لئے ،حکومت نے ریاست میں عوامی تقسیم کاری نظام کو کمپیوٹرائز کرنے کی شروعات کی ہیں۔ پہلے مرحلے میں لوگوں کی شکایت کا ازالہ کرنے کے لئے ڈائریکٹوریٹ سطح پر WEB-ENABLED CONSUMER HELPLINES قائم کی گئیں ہیں۔

30 - میری حکومت ہر شہری کو معیاری اور قابلِ دسترس طبی خدمات فراہم کرنے کی وعدہ بند ہے۔ قومی دیہی صحت مشن (NRHM) کے تحت زچہ بچہ کی صحت کی جامع نگہداشت کو یقینی بنانے پر خاص توجہ دی جائے گی۔ ریاست میں طبی سہولیات کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اِس متواتر عمل کے ایک حصے کے طور پر کیمونٹی ہیلتھ سینٹروں میں اٹھارہ STABILIZATION اِکائیاں قائم کی گئیں ہیں۔ علاوہ ازیں، ایمرجنسی ٹرانسپورٹ نظام کو مستحکم کرنے کے لئے 50 'زندگی بچاؤ' ایمبولینس حاصل کی گئیں ہیں۔ جموں میڈیکل کالج کے ایمرجنسی بلاک کو توسیع دی گئی ہے تاکہ اور زیادہ مریضوں کی نگہداشت ہو سکے۔ اسی طرح لل دید ہسپتال کا دوسو بستروں والا اضافی بلاک بھی مکمل ہو چکا ہے۔ راشٹریہ سواستھیہ بیمہ یوجنا (RSBY) کے تحت جموں اور سری نگر اضلاع میں خطِ افلاس کے نیچے زندگی گزارنے والے کنبوں کو صحت انشورنس فراہم کیا جا رہا ہے۔

31 - سالِ رواں کے دوران تمام حاملہ خواتین اور نوزائد بچوں کو مفت طبی خدمات فراہم کرنے کے لئے مرکزی اعانت والی سکیم ''جننی ششو سُرکھشا کاریکرم''

متعارف کی گئی ہے۔اسی طرح ریاست کے 10 اضلاع میں 10 سے 19 سال والی نوجوان لڑکیوں کے لئے مرکزی معاونت والی "PROMOTION OF MENSTRUAL HYGIENE'' سکیم متعارف کی گئی ہے جس کے تحت بلاک FACILITATOR کی حیثیت سے ایک سو ANMs/LHVs کو تربیت دی گئی ہے۔

32- ریاست میں گھٹتے جنسی تناسب کے بارے میں لاحق تشویش کی وجہ سے ریاستی حکومت جانکاری ورکشاپوں کا اہتمام کررہی ہے اور جنسی تشخیص قوانین سختی سے نافذ کئے جارہے ہیں۔رواں سال سے حکومت نے اِن الٹرا ساؤنڈ کلینکوں کی بابت اطلاع فراہم کرنے والوں کے لئے، جو جنسی تشخیص کے عمل میں ملوث ہوں، 50000 روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

33- حکومت ریاست کے محروم علاقوں میں تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے ٹھوس کوششیں کررہی ہے ۔تعلیمِ نسواں پر مرکوز ایک نئے تعلیمِ بالغاں پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔اِس اقدام کے تحت 20 اضلاع کا احاطہ کرنے کی خاطر ایک STATE LITERACY MISSION AUTHORITY ضلع شکھشا سمیتیاں اور بلاک شکھشا سیمتیاں قائم کی گئیں ہیں۔

34- میری حکومت بنیادی تعلیم کی ہمہ گیریت کے ہدف کو حاصل کرنے کی خاطر تعلیمی شعبے کو مجتمع کرنے، اِس میں بہتری لانے اور اِسے توسیع دینے پر توجہ مرکوز کرتی رہے گی۔سروشکھشا ابھیان کے تحت 2759 پرائمری سکولوں، 354 اَپر پرائمری

سکولوں، 4443 اضافی کلاس روموں، 24 بلاک ریسورس سینٹروں اور 67 کلسٹر ریسورس سینٹروں کی تعمیر کی تکمیل پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ بنیادی سطح پر قبل از سکول کلاس متعارف کئے جائیں تا کہ سرکاری سکولوں میں تعلیم کا معیار بلند ہو سکے، خصوصاً سماج کے غریب طبقے کے بچوں کا جن کو بڑے پیمانے پر تعلیم سے محرومی کا سامنا ہے۔

35- تعلیم کے پھیلاؤ کی اس کوشش کی تقویت کے لئے مزید 1488 افراد رہبرِ تعلیم کی حیثیت سے تعینات کئے گئے ہیں اور 1644 موجودہ رہبرِ تعلیم باقاعدہ بنائے گئے ہیں۔ راشٹریہ مدھیامک شکھشا ابھیان کے تحت 279 مڈل سکولوں کا درجہ ہائی سکول سطح تک بڑھانے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس سے ریاست میں ہائی سکولوں کی تعداد بڑھ کر 1697 ہوگئی ہے۔

36- اعلیٰ تعلیم کے لئے 22 نئے ڈگری کالجوں کی منظوری دی گئی ہے جس میں سے 11 کالج ریاستی منصوبہ کے تحت اور باقی ماندہ مرکزی امداد سے قائم ہوں گے۔ گو کہ کشمیر اور جموں کی سینٹرل یونیورسٹیاں فی الحال عارضی اقامت کی بنیادوں پر فعال بن گئیں ہیں لیکن ان کے مستقل قیام کیلئے اراضی کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ گاندربل میں سینٹرل یونیورسٹی کشمیر کے قیام کے لئے پہلے ہی 3321 کنال اراضی منتقل کی جا چکی ہے۔

37- میری حکومت نے وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ایک سکل ڈیولپمنٹ مشن تشکیل دیا ہے جس کا ہدف موجودہ اور معرضِ وجود میں آنے والے شعبوں میں 2022ء تک

40لاکھ افراد کو تربیت فراہم کرنا ہے۔ تکنیکی مہارت فراہم کرنے پر توجہ دینے کے سلسلے میں 18 نئے پالی ٹیکنیک اداروں کی منظوری دی گئی ہے۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشِپ کے تحت نجی شراکت داروں کے ساتھ ساجھے داری کے اقدامات شروع کئے گئے ہیں تاکہ تکنیکی ماہرین کی بہتر تربیت ہو سکے اور اِن کو نجی شعبے میں تعینات کیا جائے۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشِپ طریقِ عمل کے تحت مرحلہ وار 27 انڈسٹریل ٹریننگ اداروں (IITs) کا درجہ بڑھانے کی منظوری دی گئی ہے۔ وزیر اعظم تعمیرِ نو منصوبے کے تحت 9خواتین انڈسٹریل ٹریننگ ادارے اور موجودہ انڈسٹریل ٹریننگ اِداروں میں 12 خواتین شاخوں کے بشمول 14 انڈسٹریل ٹریننگ ادارے قائم کئے گئے ہیں۔

38 - دیہی نوجوانوں کو پنچایت سطح پر مختلف کھیل مقابلوں میں مواقع فراہم کرنے کی غرض سے مرکزی اعانت والی ایک نئی سکیم ''پنچایت یُوا کرِڈا اور کھیل ابھیان'' حکومت ہند کی 90 فیصد سرمایہ کاری کے ساتھ ریاست میں شروع کی گئی ہے۔

39 - میری حکومت کامیابی کے ساتھ نوجوانوں کے لئے شیرِ کشمیر ایمپلائمنٹ اینڈ ویلفیئر پروگرام نافذ کر رہی ہے جس کے تحت ریاست بھر میں ڈسٹرکٹ ایمپلائمنٹ اینڈ کونسلنگ مراکز میں بیروزگار نوجوانوں کے لئے قابلِ بھروسہ اعداد و شمار اکٹھا کئے گئے ہیں۔ اِن مراکز نے ریاست بھر میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو سرکاری اور نجی شعبوں میں اِن کے امکانی پیشوں کے حوالے سے اُن کے لئے مشاورت فراہم کرنی شروع کی ہے ۔سیڈ کیپٹل فنڈ سکیم (SCFS) کے

تحت 590 چھوٹے ENTREPRENEURS کے لئے 556 پراجیکٹوں کی خاطر 56.58 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

40 - والنٹری سروس الاؤنس سکیم (V S A) بہت کامیاب رہی ہے۔ 31,931 نوجوانوں کو اب تک اِس دائرے میں لایا جاچکا ہے جن کو مجموعی طور 23 کروڑ 86 لاکھ روپے کا والنٹری سروس الاؤنس دیا گیا۔ اسی طرح جے اینڈ کے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کے تحت نوجوان E N T R E P R E N E U R S کو MARGIN MONEY، سُود سبسڈی اور بنک قرضے فراہم کئے جارہے ہیں۔ کل ملا کے 2745 چھوٹے ENTREPRENEURS اس سکیم سے مستفید ہوئے ہیں۔

41 - ہمارے دستکار نہ صرف ہمارے عظیم ثقافتی ورثہ کا حصہ ہیں بلکہ ہماری معیشت میں بھی خاطر خواہ حد تک اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ 2011ء کے دوران دستکاری شعبہ میں مجموعی کاروبار کا تخمینہ 2457 کروڑ روپے ہے جس میں سے 545 کروڑ روپے کے برآمدات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

42 - لگاتار جدّت اور عالمی معیشت میں مسلسل تبدیلیوں کے تناظر میں ضروری ہے کہ ہماری دستکاری اور ہینڈلوم شعبے کو بازار کی چنوتیوں سے نپٹنے کے لئے معقول دستگیری حاصل رہے۔ میری حکومت مناسب اقدامات کے ذریعے اِن شعبوں کو مدد فراہم کرنے کی وعدہ بند ہے۔ ریاست میں دستکاری اور ہینڈلوم تربیتی مراکز میں تربیت پانے والوں کا وظیفہ 100 روپے اور 200 روپے سے بڑھا کر بالترتیب 500 روپے اور 700 روپے ماہانہ کیا گیا ہے۔ چھوٹے قرضوں

تک کاریگروں اور بنکروں کی رسائی میں بہتری لانے کے لئے کاریگروں کے لئے قرضے کی مد 50000 روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے تک کردی گئی ہے اور سُود سبسڈی کو 5 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کر دیا گیا ہے۔ کانی شال، سِلک ہینڈ لوم ساڑھیوں اور نادر پشمینہ شالوں کے احیائے نو کے لئے 2.50 کروڑ کا خصوصی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔

43 - ریاست میں مختلف زمروں کے کاریگروں کے ہُنر میں بہتری لانے کے لئے محکمہ ہینڈی کرافٹس کے موجودہ 553 تربیتی مراکز میں 7289 افراد کو مختلف دستکاریوں میں تربیت دی گئی ہے۔ ہینڈ لوم محکمہ کے 100 تربیتی مراکز میں مزید 1054 دستکاروں کو داخلہ دیا گیا اور 2608 کاریگروں کو راجیو گاندھی شلپی سواستھیہ بیمہ یوجنا کے دائرے میں لایا گیا ہے۔

44 - روایتی صنعت کے فروغ کو ترجیح دیتے ہوئے چھوٹے اور درمیانہ ENTERPRISES کو کلسٹر طریقہ کار کی وساطت سے سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت کا بھی حکومت کو احساس ہے۔ انڈسٹریل گروتھ سینٹر لاسی پورہ پلوامہ میں 6.42 کروڑ روپے کی لاگت سے فُضلے کو ٹھِکانے لگانے والا پلانٹ نومبر 2011ء سے کام کر رہا ہے۔ 246.80 کروڑ روپے کی لاگت سے 7165 افراد کو روزگار فراہم کرنے کی خاطر 1075 چھوٹے پیمانے کی صنعتی اِکائیاں باضابطہ طور رجسٹر کی گئیں ہیں۔ کٹھوعہ میں ایک ٹیکسٹائل پارک کا قیام منظور کیا گیا ہے اور کشمیر کے 3 اضلاع میں MEGA CARPET CLUSTER PROJECT کا نفاذ

عمل میں لایا جارہا ہے۔ وزیر اعظم EMPLOYMENT GENERATION PROGAMME کے تحت ریاست کی اعلیٰ کارکردگی کوتسلیم کرتے ہوئے 2011ء کا KVIB کا قومی ایوارڈ صدر جمہوریہ ہند نے جموں اینڈ کشمیر کھادی اینڈ ولیج انڈسٹریز بورڈ کو عطا کیا۔

45 - مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت ایکٹ جیسے رہنمایانہ پروگراموں نے ریاست کو ہمہ گیر ترقی کی طرف لے جانے میں مدد کی ہے۔ رواں سال کے دوران اِس پروگرام کے تحت خرچ ہونے والے 440 کروڑ روپے نے دیہی علاقوں میں نفع بخش روزگار پیدا کرنے میں بیش بہا حصہ ادا کیا ہے۔ میری حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ اِس پروگرام کی موثرعمل آوری اور رسائی میں خاطر خواہ اضافہ ہو اور زمینی سطح پر منصفانہ نتائج حاصل ہوسکیں۔

46 - حکومت نے غربت کے خاتمے اور دیگر دیہی ترقیاتی پروگراموں پر بھی لگاتار توجہ مرکوز کی ہے۔ اِندرا آواس یوجنا (IAY) کے تحت 10101 مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ سورن جینتی گرام سو روزگار یوجنا (SGSY) کے تحت 2998 سیلف ہیلپ گروپ (SELF HELP GROUP) اور 3889 انفرادی سوروزگاریوں کو امداد دی گئی ہے۔ رورل سنیٹیشن سکیم کے تحت 831 کیمونٹی سینٹری کمپلیکس / خواتین سینٹری کمپلیکس (WSC) اور 223061 گھرانوں (IHHL) کے لئے انفرادی بیت الخلاٗ تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہر بستی کو ایک مثالی گاؤں میں تبدیل کرنے کے خواب کی تعبیر کے لئے میری حکومت نے ریاست بھر میں

کامیابی سے 119 مثالی گاؤں قائم کئے ہیں۔ سائینسی تجزیہ پر مبنی INTEGRATED WATERSHED MANAGEMENT PROGRAMME کے تحت میری حکومت نے ایک PERSPECTIVE اور STRATEGIC منصوبہ تشکیل دیا ہے اور اس کی عمل آوری کے لئے 270 کروڑ روپے کی منظوری حاصل کی ہے۔

47 - موسمی تبدیلی اور عالمی حرارت کے مُضر اثرات کے بارے میں متفکر میری حکومت جنگلات، قدرتی پناہ گاہوں اور آب گاہوں کو تحفظ دینے کی وعدہ بند ہے۔ 2011ء میں تشکیل دی گئی سٹیٹ فارسٹ پالیسی غریبی ہٹانے میں جنگلات کے رول، مختلف طبقات کی گذر بسر کی ضروریات پورا کرنے بشمول موسمی تغیرات کے اثرات سے نپٹنے کی وضاحت کرتی ہے۔ دیہی اور قبائلی آبادی کی چارہ، بالن اور لکڑی کی مناسب ضروریات کو تسلیم کرتے ہوئے یہ پالیسی بقائے باہمی کے اصولوں کے تحت جنگلات کے استعمال اور بستیوں، خواتین اور پنچایتی راج اِداروں کی مرکزیت پر زور دیتی ہے۔

48 - میری حکومت نے تیرہویں مالی کمیشن ایوارڈ کے تحت 12-2011 کے لئے 30 کروڑ روپے کی مختص رقومات سے ڈل تحفظ اور اِنتظام وانصرام پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ COMPENSATORY AFFORESTATION FUND MANAGEMENT AND PLANNING AUTHORITY(CAMPA) کے تحت غیر محفوظ جنگلاتی علاقوں کی نشاندہی ترجیحی بُنیادوں پر درد ست لی گئی ہے

اورمقبوضہ رقبے کوتار بندی اور دیگر اقدامات کی وساطت سے واپس لیے جانے پر زور دیا جارہا ہے۔

49 - معیشت کی ہمہ رُخی ترقی کے لئے بنیادی ڈھانچے کی نشو ونما کی اہمیت کوتسلیم کرتے ہوئے میری حکومت اس شعبے کی طرف متواتر توجہ دینے کی وعدہ بند ہے۔

50 - عزّت مآب ممبران! میری حکومت بجلی شعبے کوسب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ ریاست کی تیز ترقیاتی رفتار کی وجہ سے بلا خلل اور معیاری بجلی کی فراہمی کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ مرورِ زماں کے ساتھ ساتھ بجلی کی مانگ کا بڑھنا لازمی ہے۔ 20000 میگاواٹ بجلی کی پیداواری صلاحیت کے برعکس ریاست اب تک صرف 2461 میگاواٹ ہی پیدا کرسکی ہے۔ میری حکومت نے ایک کثیر جہتی حکمت عملی ترتیب دی ہے جو مشترکہ کوششوں اور نجی اقدامات کی وساطت سے ریاستی شعبے میں نئے پن بجلی پروجیکٹوں کے قیام پر توجہ مرکوز کرے گی۔ نجی شعبے میں بجلی پیدا کرنے والوں کو ریاست کے پاور ڈیولپمنٹ پروگرام میں سرگرمی سے شریک کرنے کے لئے حکومت نے چھوٹے چھوٹے پن بجلی پروجیکٹوں کے تیز تر قیام کے لئے علیٰحدہ پالیسیاں منظور کی ہیں۔

51 - 203 میگاواٹ کی کُل صلاحیت کے تین پن بجلی پروجیکٹوں (نیو گاندربل 93 میگاواٹ، لورکلنائی 50 میگاواٹ اور پَرنائی 60 میگاواٹ) کے لئے سٹیٹ پاورڈیولپمنٹ کارپوریشن نے ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ یہ پروجیکٹ

EPC MODE کے تحت عملائے جائیں گے۔ مرکزی شعبے کے تحت کرگل میں 11 میگاواٹ صلاحیت کے چوتک پن بجلی پروجیکٹ (44 میگاواٹ) کا ایک یونٹ چالو کیا گیا ہے۔ اس پروجیکٹ کے گیارہ گیارہ میگاواٹ صلاحیت والے باقی دو یونٹ اِس سال چالو کئے جانے کی توقع ہے۔ ستمبر 2012ء تک لیہہ ضلع میں نیمو بازگو کا 45 میگاواٹ پروجیکٹ چالو کیا جائے گا جب کہ کشمیر میں 240 میگاواٹ اوڑی دوم پن بجلی پروجیکٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور رواں مالی سال کے دوران اِسے این ایچ پی سی کے ذریعہ چالو کرنے کی توقع ہے۔

52 - میر بازار، بڈگام، رام بن اور بشناہ میں 220 کلوواٹ صلاحیت کے 4 گرڈ سٹیشنوں کی تکمیل سے ریاست میں بجلی کی ترسیل اور تقسیم کاری کے نظام کو کافی مستحکم کیا گیا ہے۔ نتیجے کے طور پر ریاست امسال موسم سرما کے دوران زیادہ پاور حاصل کرنے اور سپلائی کرنے کی اہل ہوسکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وادی میں بجلی کی سپلائی میں بہتری واقع ہوئی۔ البتہ ترسیل اور تقسیم (T&D) میں زیاں پاور شعبے میں زبردست تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ حکومت اِس مسئلے کی طرف R-APDRP کے تحت توجہ دے گی جس کے تحت مناسب تکنیکی اور اِنتظامی اقدامات کے ذریعہ پانچ سال کی مدت کے لئے ترسیل اور تقسیم کاری خسارہ سالانہ 3 فیصد کم کرنے کے لئے سپلائی سے منسلک اداروں کو ذمہ دار بنایا جارہا ہے۔

53- اگر چہ میری حکومت ریاست میں بجلی کی صورتِ حال کی بہتری کے لئے ٹھوس کوششیں جاری رکھے گی تاہم نئی اور قابلِ تجدید توانائی وسائل کو بھی بجلی ضروریات کو پورا کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ اس ضمن میں دُور دراز علاقوں کے اُن دیہات کو ترجیح دی جائے گی جہاں ابھی تک بجلی فراہم نہیں کی جاسکی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران ریاست بھر میں بجلی سے محروم گاؤں کے 25000 گھرانوں کو سولر ہوم لائٹنگ سسٹم (SHLS) فراہم کئے گئے جس سے اب تک اس پیش قدمی کے تحت کُل گھرانوں کی تعداد 42000 تک پہنچ گئی ہے۔ علاوہ ازیں، گوجر اور بکروال کنبوں کی روشنی کی قلیل ضروریات پوری کرنے کے لئے 15150 شمسی لالٹین مہیا کئے گئے۔ میری حکومت کا ارادہ ہے کہ ریاست کے مختلف مقامات پر 100 کلوواٹ صلاحیت کے چھوٹے پن بجلی پروجیکٹ قائم کئے جائیں تاکہ بجلی سے محروم گاؤں کو بھرپور بجلی فراہم کی جاسکے۔

54- سڑک رابطہ ریاست کی جامع ترقی کے لئے بے حد اہم ہے۔ رواں مالی سال کے دوران ریاست بھر میں 45 پُل اور 26 سڑکیں مکمل کی گئیں، 2542 کلومیٹر سڑکوں پر تارکول اور روڑی بچھائی گئی اور 1911 کلومیٹر سڑکوں کا درجہ موسمی درجے تک بڑھایا گیا۔ وزیر اعظم گرامین سڑک یوجنا (PMGSY) کے تحت 171 نئی بستیوں کو جوڑنے کے لئے 948 کلومیٹر سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ REMOTE SENSING MECHANISM کے اِستعمال اور E-TENDERING کے اِطلاق سے نئے سڑک پروجیکٹوں کی منصوبہ بندی، عملدرآمد اور نگرانی میں زیادہ شفافیت اور بہتر کارکردگی کو عملایا گیا ہے۔

55- رسل ورسائل کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میری حکومت ریاست میں سینٹرل سیکٹر روڈ اور ریل پروجیکٹوں کی سرگرمی کے ساتھ پیروی کر رہی ہے اور اِن کی تکمیل کے لئے تعاون دے رہی ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف اِنڈیا (NHAI) نے 6 روڈ پیکیجوں میں سے 4 نیز جموں اور سرینگر کے درمیان ناشری اور قاضی گنڈ مقام پر دو سُرنگوں کی تعمیر کا کام ہاتھ میں لیا ہے۔ رواں سال کے دوران بانہال ریلوے ٹنل کا 10960 میٹر "HEADING" بھی پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اِن پروجیکٹوں کی تکمیل سے جموں سرینگر قومی شاہراہ پر موجودہ دِقتوں پر قابو پایا جائے گا۔

56 - پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شعبے میں 33 واٹر سپلائی سکیموں کی تکمیل سے 50000 نفوس پر مشتمل 196 بستیوں کو پینے کے پانی کی سہولیات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ NATIONAL RURAL DRINKING WATER PROGRAMME (NRDWP) کے تحت 1350 ہینڈ پمپ (مشینی/ہاتھ سے کھودے گئے) نصب کئے گئے جس سے تقریباً 30000 افراد مستفید ہوئے۔ 1500 دیہی سکولوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا۔ دیہی آبادی کو فراہم کئے جانے والے پانی کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے ریاست میں ڈویژنل اور سب ڈویژنل سطحوں پر 60 پانی کی جانچ کی تجزیہ گاہوں پر کام شروع کیا گیا ہے جس کے موجودہ مالی سال کے آخر تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔

57- جموں کے لئے سپیشل ٹاسک فورس کی سفارشات پر تقریباً 384 لاکھ روپے کی لاگت والی ایک نئی واٹر سپلائی سکیم در دست لی گئی ہے جو مانسر جھیل کے بجائے گھمبیر نالے سے پانی حاصل کرے گی۔ یہ پروجیکٹ مانسر جھیل کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے ہدف شدہ آبادی کے لئے پینے کے پانی کی ضرورت پورا کرے گی۔

58- جموں میں توی پُل کے 800 میٹر نیچے دریائے توی پر ایک بیراج کا کام شدومد سے جاری ہے۔ اِس کے نتیجے میں معرض وجود میں آنیوالی مصنوعی جھیل گوجر نگر پُل تک پھیل جائے گی، جس سے نہ صرف زیر زمین پانی کی سطح بڑھ جانے کی وجہ سے جموں شہر کے پانی کے قلیل وسائل میں اضافہ ہوگا بلکہ یہ بڑے سیاحتی مقام کے طور پر بھی اُبھر آئے گا۔

59- میری حکومت نے بسنت پور سے ستوائیں تک راوی کنال کی تعمیر اور وسعت کے لئے ایک پروجیکٹ کا خاکہ بنایا ہے۔ یہ پروجیکٹ دریائے راوی سے 0.65 ملین ایکڑ فٹ (MAF) پانی بہم پہنچائے گا اور کٹھوعہ اور سانبہ اضلاع میں کسانوں کو اطمینان بخش آبپاشی کی فراہمی کو یقینی بنائے گا۔ تقریباً 1.05 لاکھ ایکڑ اراضی کے لئے یقینی آبپاشی سے سالانہ قریب دو لاکھ ٹن اناج پیدا ہونے کی توقع ہے

60- وادی میں 2200 کروڑ روپے کی کُل لاگت والے دریائے جہلم کے فلڈ مینجمنٹ پروگرام کا پہلا مرحلہ فی الوقت زیر تکمیل ہے۔ اِس منصوبے کے تحت 97 کروڑ روپے کی پہلی قسط واگذار کی گئی ہے اور دو SUCTION/CUTTER DREDGERS خریدے گئے ہیں جو جلدی کام میں

لگ جائیں گے تا کہ دریائے جہلم کی OUTFALL CHANNEL سے ریت / مٹی ہٹائی جائے۔ 32 برسوں کے بعد 42 کلومیٹر لمبی FLOOD SPILL CHANNEL کی صفائی ہو جانے سے جہلم طاس (BASIN) میں سیلابوں کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ علاوہ ازیں، بڈشاہ پُل سے ویر تک دریائے جہلم کو مستحکم اور جاذبِ نظر بنانے کا کام 10 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل کیا گیا ہے۔ اس سے شہر سرینگر کے جمالیاتی ماحول میں نکھار آیا ہے۔

61 - حکومت ڈل۔ نگین جھیل کے جمالِ رفتہ کو بحال کرنے کی وعدہ بند ہے۔ اِس جھیل کے تحفظ اور انتظام و انصرام کے لئے منظور شدہ 298.76 کروڑ روپے کی رقم میں سے 194.55 کروڑ روپے سیوریج پائپیں بچھانے، انہیں مکانوں تک جوڑنے اور سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹوں کی تعمیر پر صرف کئے گئے۔ حکومتِ ہند نے حال ہی میں ڈل کے مکینوں کی باز آبادکاری اور معاوضے کی ادائیگی کے لئے 356 کروڑ روپے کی لاگت کا ایک پروجیکٹ بھی منظور کیا ہے۔

62 - گزشتہ برسوں میں ترقیاتی اور بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمی سے جموں اور سرینگر شہروں میں بنیادی ڈھانچہ زبردست بڑھتے ہوئے دباؤ میں آ گیا ہے۔ میری حکومت نے شہری سہولیات میں بہتری لانے اور اسے وسعت دینے کے اقدامات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ JNNURM کے تحت جموں اور سرینگر شہروں کے لئے دو بڑے سیوریج اور ڈرینج پروجیکٹ بالترتیب 129 کروڑ روپے اور 132 کروڑ روپے کی لاگت سے دردست لئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ دونوں شہروں کے لئے

فلائی اوور اور سائنسی بنیادوں پر LANDFILLS تعمیر کرنے کے لئے ایشین ڈیولپمنٹ بنک کی رقومات تک رسائی حاصل کی گئی ہے۔نگروٹہ (جموں) میں فی الوقت ایک جدید ذبح خانہ زیرِ تعمیر ہے۔ سرینگر میں اِس طرح کے پروجیکٹ کے لئے تیرہویں مالیاتی کمیشن کے ذریعے دستیاب کئی گئی رقومات کے تحت ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں۔

63- میری حکومت نے خدمات کی فراہمی اور اِن کی رفتار اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے بلدیاتی اداروں میں ای۔گورننس کو فروغ دیا ہے۔شہریوں کو فراہم کی جانے والی بعض بنیادی خدمات جن میں بلڈنگ پرمیشن ،تاریخ پیدائش کی اسناد اور بِلوں کی ادائیگی شامل ہے، ON-LINE لانے کے لئے تیار ہیں۔ٹھیکے الاٹ کرنے میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے جموں میونسپل کارپوریشن اور ہاؤسنگ بورڈ اَب اِی۔ٹینڈرنگ طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں۔

64- میری حکومت نے ریاست میں سیاحت کے فروغ کے لئے متعدد اقدامات اُٹھائے ہیں جن میں بنیادی ڈھانچے کا استحکام ،نوجوانوں اور مقامی کاروباری اداروں کی ہُنر مندی میں اضافہ اور نئے سیاحتی مقامات کا کھولنا شامل ہے۔آسودہ حال سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے میری حکومت نے ریاست میں ایک گالف سرکٹ قائم کیا ہے۔رواں سال کے دوران گلمرگ، پہلگام اور سِدھرا میں گالف کورس شروع کئے گئے ہیں۔ریاستی حکومت کی استدعا پر مرکزی حکومت نے اِس سال 132.98 کروڑ روپے کی لاگت سے 33 سیاحتی مقامات

اورسرکٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹوں کومنظوری دی ہے۔ ناگرنگر (سرینگر) سے وٹلب سرکٹ، لیہہ میں بین ہمالیائی ثقافتی مرکز اور کٹڑہ۔ شِوکھوڑی سرکٹ پر سرِ راہ سہولیات بعض منظور شدہ پروجیکٹ ہیں۔ مبارک منڈی وراثتی کمپلیکس کے تحفظ کے لئے بھی تیرہویں مالی کمیشن کے تحت جزوی رقومات فراہم کی جارہی ہیں۔ کشمیر کے لئے صوفی سرکٹ، لداخ کے لئے بُدھسٹ سرکٹ اور جموں کے لئے سپریچول سرکٹ نام کے تین بڑے سرکٹوں کی منظوری کے لئے حکومتِ ہند کو تجویز پیش کی گئی ہے۔

-65 میری حکومت ریاست میں اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال میں توسیع اور اِس کے پھیلاؤ کے لئے وعدہ بند ہے۔ بہت جلد ایک جدید ترین DATA CENTRE کام کرنا شروع کرے گا۔ یہ مرکز سرکار سے متعلق تمام COMPUTER APPLICATIONS اور DATA BASE کے مرکزی مال خانہ کی حیثیت سے کام کرے گا اور STATE WIDE AREA NETWORK کی وساطت سے عوام کو خدمات فراہم کرنے کے لئے بنیادی ڈھانچہ فراہم کرے گا۔

-66 لوگوں کو عمومی خدمات فراہم کرنے کے لئے 135 بلاکوں میں کمیونٹی اِنفارمیشن سینٹر اور 646 خدمت سینٹر قائم کرکے اُن کو فعال بنایا گیا ہے۔ حکومت اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاکر درونِ خانہ اہلیت کو بڑھاوا دینے پر توجہ مرکوز کرے گی اور خدمت سینٹروں کے ذریعے لوگوں کو متعدد خدمات مہیا کرے گی۔ اِن اقدامات سے کئی شعبوں میں اچھے نتائج برآمد ہونا شروع ہوئے ہیں۔ 8 اضلاع

میں ''واہن'' اور ''سارتھی'' سکیم کے تحت موٹر وہیکلز محکمے کی کمپیوٹرائزیشن مکمل ہوئی ہے جسے مارچ 2012ء کے اختتام تک دیگر 6 اضلاع میں بھی مکمل کیا جائے گا۔

67 - عزّت مآب ممبران! میں نے اپنی حکومت کے منصوبوں اور پروگراموں نیز بعض شعبوں میں کارکردگی کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ریاست کے عوام نے آپ کو جموں وکشمیر کے لئے ایک تابناک مستقبل وضع کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ مجھے اعتماد ہے کہ عوامی زندگی میں وسیع تجربہ کی بنیاد پر آپ سب بامعنی انداز میں امن، اِتحاد اور ہم آہنگی کے فروغ کے لئے اپنا حصہ ادا کریں گے جو ریاست اور اس کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اہم ہے۔ میری حکومت ریاست میں تیز تر، متوازن اور جامع ترقی کے لئے دونوں ایوانوں اور سِول سوسائیٹی کے تعاون کی خواہاں ہے۔

68 - اِس خطاب کو مکمل کرنے سے قبل میں آپ سب کو اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اِس اجلاس کے دوران دونوں ایوانوں میں بحث وتمحیص سُودمند ثابت ہوگی۔

جے ہند